اِنَّ الفضل بیدِ اللہِ یُؤتیہِ مَن یَشاءُ عسیٰ اَن یَبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم پنجشنبہ ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۷۱ھ ہجری

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ,,
سہ ماہی ۷ ,,
ماہوار ۲½ ,,
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۰/۶	۱۴ تبلیغ ۱۳۳۱ھش ۱۳	۱۴ فروری ۱۹۵۲ء	نمبر ۳۹

پنجاب میں کپڑا بننے کا ایک وسیع کارخانہ قائم کرنے کے انتظامات مکمل ہو گئے

یہ کارخانہ امدادِ باہمی کے اصول پر ایک کروڑ روپے کے منظور شدہ سرمائے سے چلایا جائے گا

لاہور ۱۳ فروری:۔ پنجاب میں کپڑا بننے کا ایک وسیع کارخانہ قائم کرنے کے انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ یہ پہلا کارخانہ ہے جو صوبے میں امداد باہمی کے اصول پر قائم کیا جا رہا ہے۔ امداد باہمی کا محکمہ ایک کروڑ روپیہ کے منظور شدہ سرمایہ سے اسے چلائے گا۔ اٹک میں لارنس پور کے قریب ایک وسیع قطعہ زمین اس کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ امید ہے اس کے لئے فوری مشینیں ایک ماہ کے اندر اندر پاکستان میں پہنچ جائیں گی۔ اس کارخانہ میں ۲۲۸۰ ہوتے اون کے اور ۶۴۰۳ سوتی دھاگے کے تکلے ہوں گے۔ جن کی مالیت اندازاً تیس لاکھ روپیہ ہے۔ کچھ عرصہ بعد تکلوں کی تعداد دگنی کر دی جائے گی۔ اس میں ہر قسم کا سوتی اور موٹا اونی کپڑا بنا جائے گا۔ اس کے لئے سرحد میں مالاکنڈ کے بجلی گھر سے ضروری مقدار میں بجلی مہیا کی جائے گی۔ کارخانے کی مجلس منتظمہ نے ان کاریگروں کے نام درج کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ جو تقسیم سے قبل ہندوستان میں کپڑا بننے کے کارخانوں میں کام کرتے تھے۔ اور جنہیں اس کام میں کافی مہارت حاصل ہے۔

اس وسیع کارخانے کے قائم ہو جانے سے جس میں اون کافی مقدار میں کھپ سکے گا۔ بالخصوص تھل وغیرہ کے علاقہ میں بھیڑیں پالنے کا شوق بڑھ جائے گا۔ اس لئے حکومت وہاں اون کی تحقیقات کا ایک مرکز قائم کر رہی ہے جس میں ضروری آلات سے آراستہ ایک تجربہ گاہ بھی ہوگی۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ فروری:۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت نبض بے قاعدہ ہونے کی وجہ سے ناساز ہے۔ بلڈ پریشر کم ہے اور نبض زیادہ تیز۔ کمزوری اور دل میں گھبراہٹ بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ولادت میرے داماد عزیزم محمد ظفر اللہ آف سٹیٹ بنک پاکستان لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹ فروری ۱۹۵۲ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فتح اللہ نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود میاں خدا بخش صاحب بھیروی کا پوتا ہے۔ احباب درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار احسان علی لاہور)

پاکستان میں عربی زبان کا مستقبل نہایت درخشندہ ہے

تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر ظہیر الدین کی تقریر

لاہور ۱۳ فروری:۔ آج بعد دوپہر بزم عربی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام عربی زبان کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے پروفیسر قاضی ظہیر الدین صاحب صدر شعبہ عربی اسلامیہ کالج نے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ پاکستان میں عربی زبان کا مستقبل نہایت درخشندہ ہے۔ آپ نے فرمایا پاکستان جس غرض کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ اس کی تکمیل اس بات کی مقتضی ہے۔ کہ اس ملک میں عربی زبان کو زیادہ سے زیادہ فروغ حاصل ہو۔ ملک میں شرعی قوانین کا نفاذ خالص اسلامی ثقافت کا احیاء اور دنیائے اسلام کے ساتھ گہرے سے گہرے تعلقات کی استواری اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم عربی زبان پر عبور حاصل کریں۔ اس کے بغیر نہ ہم دین سے واقفیت حاصل کر سکیں گے۔ اور نہ اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات بڑھانے میں اس درجہ کامیاب ہو سکیں گے۔ کہ اسلامی بلاک کی تشکیل آسان ہو جائے۔ عربی زبان کو سرکاری زبان قرار دینے کی تجویز سے کاملاً اتفاق کرتے ہوئے آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ قومی زبان کے بعد تعلیمی لحاظ سے عربی زبان کو اتنی اہمیت ضرور دی جائے۔ جتنی آج کل ایک غیر زبان ہونے کے باوجود انگریزی کو حاصل ہے۔

صاحب صدر ڈاکٹر بی۔ اے قریشی نے صدارتی تقریر میں نئے تقاضوں کے مطابق عربی پڑھانے کے موجودہ طریق کو بدلنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ اب تک ہمارے ہاں عربی ایک مردہ زبان کے طور پر پڑھائی جاتی رہی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد جب کہ اسلامی ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھانے کے مواقع میسر آ گئے ہیں۔ ضروری ہے کہ عربی کو ایک زندہ زبان کی حیثیت سے پڑھایا جائے تاکہ لوگ اس میں زبان اور قلم کے ذریعہ بآسانی اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

برما شمالی علاقہ میں بیرونی امداد کے بغیر صورت حال کا خود مقابلہ کر سکتا ہے

رنگون ۱۳ فروری:۔ برما کے شمالی علاقوں میں چین کی نیشنلسٹ فوجوں کی سرگرمیوں کی تحقیقات کرنے کے لئے برطانیہ نے اقوام متحدہ کا ایک کمیشن مقرر کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ آج برمی حکومت کے ایک ترجمان نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ برما اقوام متحدہ امریکہ یا چین کی عوامی حکومت کی امداد کے بغیر بھی صورت حال کا بآسانی مقابلہ کر سکتا ہے۔ امریکہ نے برطانوی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اس کا کہنا ہے۔ کہ یہ معاملہ براہ راست برما سے تعلق رکھتا ہے۔

ٹوکیو ۱۳ فروری کوریا میں اقوام متحدہ کے نمائندوں اور کمیونسٹوں میں اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے۔ کہ عارضی صلح کے سمجھوتے پر دستخط ہونے کے بعد دو ماہ میں جنگی قیدیوں کا تبادلہ عمل میں آ جائے۔

وفد پارٹی انڈو ہند حمایت نہیں کرے گی

قاہرہ ۱۳ فروری: مصر کے اخبار المصری نے لکھا ہے کہ وفد پارٹی نے علی مہر پاشا کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن وہ انڈو ہند حمایت نہیں کرے گی۔

پنڈت نہرو اور رفیع احمد قدوائی ایوان عام کے رکن منتخب ہو گئے

نئی دہلی ۱۳ فروری:۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور رفیع احمد قدوائی ایوان عام کے رکن منتخب ہو گئے ہیں۔ پنڈت نہرو الہ آباد کے مشرقی حلقے سے کھڑے ہوئے تھے۔

مشرقی پاکستان میں امداد باہمی کی ۳۵۰۰ کثیر المقاصد انجمنوں کا قیام

ڈھاکہ ۱۳ فروری: مشرقی پاکستان میں امداد باہمی کی ۳۵۰۰ سے زیادہ کثیر المقاصد انجمنیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں سے ۱۷۰۰ انجمنوں نے کام بھی شروع کر دیا ہے۔ ان کے علاوہ چاٹگام کے پہاڑی علاقوں میں بھی بعض انجمنیں کام کر رہی ہیں۔ سینٹرل یا جیوٹ اور دیگر قسم کے کاروباری لوگوں نے بھی امداد باہمی کے اصولوں پر انجمنیں بنائی ہوئی ہیں۔ جو پٹ سن خریدنے کا کام کرتی ہیں۔

سرحد میں جو مہاجرین ابھی آباد نہیں ہوئے انہیں ایک ماہ کے اندر اندر آباد کر دیا جائے گا

پشاور ۱۳ فروری:۔ صوبہ سرحد میں جو مہاجرین آباد ہونے سے رہ گئے ہیں حکومت نے انہیں ایک ماہ کے اندر اندر آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آبادکاری کے محکمے کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسے مہاجرین کے متعلق قطعی اعداد و شمار درست مہاجرین کو جلد از جلد پیش کرے۔ ان تمام مقامی لوگوں کو بے دخل کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ جنہوں نے باضابطہ الاٹ کرائے بغیر دکانوں یا مکانوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اسی طرح ان مقامیوں کو بھی بے دخل کر دیا جائے گا۔ جنہوں نے اگرچہ الاٹمنٹ کے سلسلے میں باقاعدہ اجازت حاصل کی ہوئی ہے۔ لیکن ان کے ذاتی مکان بھی موجود ہیں۔ جس مہاجر نے مکان یا دوکان آگے کرایہ پر دی ہوئی ہوگی۔ اس کی الاٹمنٹ بھی منسوخ کر دی جائے گی۔

دار العوام کا وفد ملکہ الزبتھ دوم کی خدمت میں

لندن ۱۳ فروری۔ ملکہ الزبتھ دوم نے بکنگھم پیلس میں آج پہلی مرتبہ دار العوام کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل اس وفد کی قیادت کر رہے تھے۔ وفد نے ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ ملکہ نے سپاسنامہ کا جواب دیا۔ اس ملاقات کے وقت ڈیوک آف ایڈنبرا بھی موجود تھے۔

اناج کے ذخیرے ضبط کر لئے گئے

پشاور ۱۳ فروری:۔ آج محکمہ خوراک اور پولیس کے خاص عملے نے کئی مشتبہ گوداموں پر چھاپہ مار کر غلے کے ذخیرے ضبط کر لئے۔ ان ذخیروں کے مالکان کا چالان کر دیا گیا ہے۔ ذخیروں کے متعلق اطلاع دینے کی آخری میعاد کل ختم ہو گئی تھی۔ حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ذخیرہ بازوں، چور بازاری کرنے والوں اور اسی قسم کے سماج دشمن عناصر کو سزا دینے میں نرمی قطعاً نہیں برتی جائے گی۔ یہ لوگ محض ذاتی نفع کی خاطر عوام کیلئے پریشانی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں متعلقہ افسران کو خاص اختیارات دیدیئے گئے ہیں۔

منگل تک سوگ:۔ کراچی ۱۳ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جمعہ کو شاہ جارج ششم کی تدفین کے دن صبح سارے پاکستان میں دو منٹ خاموشی رہے گی دس بجے احتراماً ۲۱ توپیں سر ہوں گی۔ سینٹ سرکاری عمارتوں پر جھنڈے منگل تک جھکے سرنگوں رہیں گے۔ آئندہ منگل تک سرکاری طور پر سوگ منایا جائیگا۔ ہولی ٹرنٹی چرچ میں جو میموریل سروس ہو رہی ہے۔ اس میں گورنر جنرل اور حکومت کے نمائندے

جی۔ ڈی۔ کرین سے

وعدوں کی میعاد ۱۵ ر فروری

کیا آپ وعدہ دے چکے؟

فرمایا:-

(۱) "یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے با ایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی۔ تو اس کی رگوں میں خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

(۲) "تحریک جدید کا جہاد وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالےٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا ہے۔ اور یہی وہ پانچہزاری فوج ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا کرنے میں حصہ لے رہی ہے۔"

(۳) "کیا آپ تحریک جدید کے اس مالی جہاد میں حصہ لے چکے ہیں۔ اگر نہیں تو آپ کو یاد رہے کہ آخری میعاد ۱۵ ر فروری ختم ہونے کے قریب ہے۔ آپ فوراً اپنا وعدہ لکھوا دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید

سندھ کے مشہور بزرگ حضرت پیر صاحب العلم جھنڈے والے کی قابل قدر شہادت

سندھ کے مشہور بزرگ حضرت پیر صاحب العلم جھنڈے والے کی وہ قابل قدر شہادت جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی تصدیق کی ہے۔ پوری شہادات کے ساتھ دوبارہ شائع کی گئی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ مبارک بھی شامل کی گئی ہے۔

نیز اخبار عبرت حیدرآباد نے اس شہادت پر جو تائیدی تبصرہ لکھا ہے اس میں شامل کیا گیا ہے

یہ پمفلٹ خدا تعالےٰ کے فضل سے دیدہ زیب صورت میں پانچ ہزار کی تعداد میں طبع کرایا گیا ہے۔

جملہ جماعتیں اور تمام ایسے احباب جو سندھ کے کسی حصہ میں رہتے ہوں مندرجہ پتے پر خط لکھ کر منگوا لیں یہ بھی تحریر فرمائیں کہ کتنی تعداد میں پمفلٹ بھیجا جائے۔ پمفلٹ سندھی زبان میں ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

پتہ۔ ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب پراونشل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر۔ سندھ

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری قمر الدین صاحب منیجر اشتہارات کو سائیکل پھسل جانے کے باعث نچلے جبڑے اور ہونٹ پر سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب کرام عاجل و کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ منیجر الفضل

(۲) خاکسار کی اہلیہ عرصہ ایک سال سے نیز عزیزم حبیب اللہ بازار صرافہ راولپنڈی عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ دوکاندار لنڈا بازار۔

(۳) میرے والد احمد نور صاحب کابلی بیمار ہیں اور ربوہ سے لاہور علاج کے لئے آئے ہوئے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد نور جودھامل بلڈنگ لاہور

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب

پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۱ تا ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ نمائندگان جماعت میں صاحب الرائے اور اخلاص سے سلسلہ کا کام کرنے والے ہوں۔ جماعت متفقہ یا کثرت رائے سے ان کو منتخب کرے۔ اور ان کے ذمہ چندہ جات کا بقایا نہ ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

جلسہ سیالکوٹ

مورخہ ۱۶-۱۷ ر فروری ۱۹۵۲ء بروز ہفتہ اتوار جماعت احمدیہ سیالکوٹ ایک تبلیغی جلسہ کر رہی ہے۔ جس میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف خدام الاحمدیہ سے خطاب فرمائیں گے۔ اس لئے ضلع سیالکوٹ کی مجالس خدام الاحمدیہ کے خدام خصوصاً اور دیگر خدام عموماً زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کیلئے دُعا کی درخواست

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی آنکھوں میں غبار بڑھ رہا ہے۔ دیکھ کر پہچان نہیں سکتے۔ لکھنا پڑھنا تقریباً بند ہے۔ چلنے پھرنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ طبیعت میں گھبراہٹ زیادہ ہے احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد علاج کی کوئی صورت پیدا فرما دے۔ اور اس بابرکت وجود کو صحت و عافیت اور لمبی عمر عطا فرمائے ÷ خاکسار۔ جلال الدین احمد قادیانی

یوم مصلح موعود

یوم مصلح موعود انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ ر فروری بروز بدھ ہوگا تمام جماعتیں اس مبارک دن کو پوری شان سے منائیں۔ ظہور المصلح الموعود کے متعلق جو الٰہی بشارات اور برکات اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ پسر موعود کی پیشگوئی پر "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ تقریروں کی تیاری میں ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ صیغہ نشر و اشاعت سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں ÷

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

(بقیہ صفحہ ۳)

اس پر پاکستان اور تمام عالم اسلام کا اتحاد منحصر ہے۔ اس اتحاد کے نقطۂ نظر سے آج حضرت علی کا سچا پیرو حکومت کا دست و بازو بن سکتا ہے۔ اور اسی اتحاد کے نقطۂ نظر سے آج حضرت معاویہؓ کا حامی آج کے قیصروں اور کسراؤں کو منہ توڑ جواب دے سکتا ہے ایسا جواب جو ان کو پیچ میں ڈال دے۔

اس لئے

پاکستان کی حکومت کا فرض اولین ہے کہ وہ تمام سیاسی فرقہ پرستوں اور مذہبی اعتقادات کی بناء پر اشتعال انگیزی کرنے والوں کا زبردست ہاتھ سے قلع قمع کر دے۔ ورنہ بقول درنجف ہی

"اندریں حالات اگر مسلم قوم نے پوری آزادی اور پورے خلوص سے بشرح صدر باہمدگر صلح صفائی کا ہاتھ نہ بڑھایا تو ان کی تنگ ظرفیاں نہ تو اسلامی بولاک کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے دیں گی۔ اور نہ اسلام اپنی حشمت و اقتدار کا مظاہرہ کر سکے گا۔

بلکہ عجب نہیں کہ اسلامیان حال کی یہ روز افزوں غفلت اور ناسمجھی ہی انہیں قعر عدم و مذلت میں پھینک دے۔"

(درنجف ۸ ر فروری ۱۹۵۲ء)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۵۲ء

اسلامی بلاک کا بنیادی اصول

کل کے الفضل میں "درنجف" جو شیعوں کا مشہور ہفت روزہ ہے۔ ایک ادارتی نوٹ بعنوان "آزادیٔ ضمیر لا اکراہ فی الدین" ہم نے نقل کیا ہے۔ اس نوٹ میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ ہم اس کی سو فیصدی تائید کرتے ہیں۔ اور ہمارے خیال میں پاکستان کے تمام پریس کا یہ فرض ہے کہ وہ اس نوٹ کے مطالب کو جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ عوام میں پھیلانے کی کوشش کرے۔ آجکل یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے۔ کہ اس پر نہ صرف پاکستان کے قیام و استحکام کا انحصار ہے۔ بلکہ تمام عالم اسلام کی بہبودی اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں فروعی اختلافات کی وجہ سے بہت سے فرقے بن گئے ہوئے ہیں۔ اور ہر فرقہ اپنے اعتقادات کو نہایت عزیز سمجھتا ہے۔ اور ان کو کسی دباؤ سے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ حالت نہ صرف پاکستان میں ہے۔ بلکہ تمام عالم اسلام کے ممالک کا یہی حال ہے ایسی صورت میں کسی ایک فرقہ کا خواہ وہ کتنی اکثریت میں ہی کیوں نہ ہو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ وہ دوسرے فرقوں کو مجبور کرے۔ کہ وہ اپنے اعتقادات کو چھوڑ دیں۔ یا اپنے اعمال کو ترک کر دیں۔ جن کو وہ اپنی نجات اُخروی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کا ملجا و ماوے خیال کرتے ہیں۔

اگر ہم صدر اول کی تاریخ کا غور سے مطالعہ کریں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ مسائل کے ایسے فروعی اختلافات صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم میں بھی پائے جاتے تھے۔ مگر یہ اختلافات انہیں آپس میں اتحاد و یکجہتی سے نہیں روک سکتے تھے۔ جہاں اسلام کے بنیادی اصولوں کا سوال ہوتا تھا سب کے سب کندھا جوڑ کر ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ کفر کے خلاف فتح پر فتح حاصل کرتے چلے گئے۔ اور قیصر و کسرے بھی ان کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے میں ناکام رہے۔

اسلام میں سیاسی لحاظ سے خلافت راشدہ سے بڑی توشائد ہی کوئی شے ہوگی۔ باوجودیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ خلافت کا حقدار سمجھتے تھے۔ مگر آپ کے متعلق ایک بھی ایسا واقعہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آپ نے حضرات ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق یا عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی ان کے دَورِ خلافت میں کبھی عملاً مخالفت کی ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ مصالح دینی اور ملکی میں انہیں بہترین مشورہ دیتے تھے۔ اور ان کے حکم پر جان بھی قربان کرنے کو تیار بر تیار رہتے تھے۔

جب حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ مقرر ہونے پر مانعین زکوٰۃ نے بغاوت کی تھی۔ اگر حضرت علیؓ میں ذرا بھی نفسانیت ہوتی۔ تو اس سے بہتر موقعہ کونسا تھا۔ مگر آپ نے اتحاد اسلام کو اپنی ذات اور اعتقاد پر ترجیح دی۔ پھر جب حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا۔ تو خود حضرت علیؓ نے آپ کے دروازہ پر حفاظت کے لئے پہرہ لگوایا۔ یہی خلافت کا مسئلہ تو ہے جس پر آج تک شیعہ سنی دست و گریبان ہوتے چلے آئے ہیں۔ مگر ملاحظہ فرمائیے صحابہ کرامؓ کا کردار کہ حضرت علیؓ کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ اور حضرت علیؓ بخوشی مشورہ دیتے ہیں۔

آج جو ہم مختلف فرقے دیکھتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے۔ تو یہ انہی فروعی اختلافات کا ایک معین مظاہرہ ہے۔ جو صدر اول کے مسلمانوں میں پائے جاتے تھے۔ لیکن صدر اول کے مسلمان بجائے امت کو نقصان پہونچانے کے ان اختلافات سے علمی استفادہ کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ اسلامی اصول کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ یہی وجہ تھی کہ جب کوئی مہم درپیش آتی تھی، تو سب اکٹھے ہو جاتے تھے۔ یہی تربیت تھی۔ کہ جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے تنازعہ پر قیصر روم نے حضرت معاویہؓ کو امداد کی دعوت دی۔ تو حضرت معاویہؓ نے جواب دیا۔ کہ اگر تم نے حضرت علیؓ کی طرف آنکھ بھی اٹھائی تو پہلا شخص جو حضرت علیؓ کی طرف سے میدان میں نکلے گا۔ وہ معاویہؓ ہوگا۔ یہاں پھر وہی بات ہے کہ حضرت معاویہؓ خلافت ہی کے لئے تو حضرت علیؓ سے نبرد آزما ہوئے تھے۔ اس سے بڑا سوال اس وقت ان کے سامنے کیا ہو سکتا تھا۔ مگر تربیت کا اثر دیکھئے کہ جب اسلام کے انتشار کا سوال پیدا ہوا۔ تو اپنی خلافت کا سوال ان کی نظر میں ہیچ ہو گیا۔ اگر اس وقت حضرت معاویہؓ ذرا بھی نفسانی کمزوری دکھلاتے تو ممکن تھا کہ نعوذ باللہ آج اسلام کا نام لینے والا بھی شائد صفحہ دنیا پر کوئی نظر نہ آتا۔ اندازہ کیجئے کہ اس جواب سے قیصر پر کیا اثر ہوا ہوگا۔

آج مسلمانان عالم کی کیا حالت ہے۔ اور ان پر کیا مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ ذرا "درنجف" ہی کی زبان سے سنیئے۔

"ایران میں کیا ہو رہا ہے۔ اخبار بین حضرات پر مخفی نہیں۔ مصر مغربی سازشوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ مراکش کے مسلمان اغیار کے جبر و تشدد کا شکار ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا کی حالت کیا ہے کیا ہو رہی ہے۔ مسلمانان کشمیر پر عرصہ ہوا عرصۂ حیات تنگ ہو رہا ہے۔ فلسطین کے تباہ حال مسلمانوں پر ظلم و ستم کی بجلیاں گرائی جا رہی ہیں غرض اعدائے اسلام کی سازشوں کے جال نے کسی اسلامی ملک کو مکر و فریب دینے میں پس و پیش نہیں کی۔ افغانستان کی غیور حکومت آج پنجہ ہنود میں ہے۔ اور خلیفۃ المسلمین کی قدیمی سلطنت یہود کے دام تزویر میں۔"

(درنجف ۸ فروری ۱۹۵۲ء)

اس ضمن میں "درنجف" شروع میں لکھتا ہے کہ اسلامی بلاک صرف پاکستان ہی کی سعی مشکور سے بن سکتا ہے۔ کیونکہ یہ سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ اور جب تک اسلامی بلاک منصۂ شہود پر نہ آئے۔ مسلمانوں کا باوقار حالت میں دنیا پر رہنا ناممکن ہو رہا ہے۔ (منہ)

پھر سوال کرتا ہے مگر

پاکستان میں کیا ہو رہا ہے؟

پھر خود ہی اس سوال کا جواب دیتا ہے۔

"چند ناعاقبت اندیش بے حقیقت ملانے محض اپنی شکم پروری کی خاطر ملک کے طول و عرض میں شیعہ سنی سوال پیہم اٹھاتے چلے جا رہے ہیں اور ان کی ان حرکات مذبوحی سے ملک کا دامن یوں داغدار ہو رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ یہ درست ہے کہ پاکستان کا تعلیم یافتہ اور روشن خیال طبقہ شیعہ سنی سوال پر تفریق کرتا۔ اور اس تنگ نظری پر تین حرف کہتا ہوگا۔ لیکن شیعہ ہوں یا سنی عوام الناس پیہم اشتعال انگیزیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اگر خدانخواستہ ان ملاؤں کی روش و عزائم مشوومہ کا کوئی تدارک نہ کیا گیا تو ممالک غیر پر اس کا بہت گہرا اثر پڑے گا۔ ہماری حکومت کا اولین فریضہ ہے کہ اس بڑھتے ہوئے فتنہ کی روک تھام کرے۔ ورنہ یہ مذہبی اشتعال کا اخگر کسی روز ہمارے اسلامی ملک کے خرمن امن و امان کو خاکستر بنا دینے کا موجب ثابت ہوگا۔

آج پاکستان کے آزاد گرنئے ملک کو بے حد و شمار الجھنوں سے دو چار ہونا پڑا ہے لازم تھا کہ ملک کے اہل علم و قلم اور صاحب منبر سفارات اپنی اسلامی حکومت سے تعاون کر کے ہر قسم کی دور اندیشیوں سے کام لیتے۔ لیکن افسوس فطری تعصب کے بارگزیدہ ملاؤں کی اشتعال انگیزیوں کا مرکز صوبہ پنجاب ہو رہا ہے۔ اگر کچھ عرصہ یہی لیل و نہار رہے۔ تو اسلامی بلاک بننے سے پہلے خود پاکستان کے نظم و نسق میں فتور پڑنے کا بے حد اندیشہ لاحق ہوگا۔ پاکستان کو غیر ممالک میں اپنی امن پسندانہ جدوجہد کا پروپیگنڈا کرنا ہے۔ پاکستان کو دوسرے ممالک پر آزادیٔ عقائد و خیال کی وجہ سے فائق دکھانا ہے۔ پاکستان کو ہر اقلیت کا محافظ ظاہر کرنا ہے۔ پاکستان میں آزادیٔ ضمیر کی خوشگوار فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ یہ کہ

"گربہ کشتن روز اول"

بعض تنگ ظرف و تنگ خیال کمینہ سیرت انسان جو ملک کی بدنامی کا باعث ہو رہے ہیں۔ ہرگز ہرگز شیعہ یا سنی مذہب کے ہمدرد نہیں ہیں۔ بلکہ ان ٹھیکیداران مذاہب کے شکم میں جلب منفعت کا مروڑ اٹھ رہا ہے۔ حکومت پر لازم ہے کہ ان کے منہ لقمۂ تر سے سینے کا بندوبست کرے۔

ہر مذہب کی صداقت اور اس کی حقیقت خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ جب کوئی طالب حق ذرا سی غور و فکر اور تدبر سے کام لے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔" (درنجف ۸ فروری)

اس پر ہمیں کچھ اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ہم اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ دشمنان اسلام و پاکستان کا گروہ نہ صرف سنی شیعہ سوال پیدا کر رہا ہے بلکہ وہابی حنفی سوال بھی پیدا کر رہا ہے۔ اور احمدی غیر احمدی سوال بھی پیدا کر رہا ہے۔ یہ ایک عظیم سازش ہے پاکستان کے امن کیخلاف اور ہم بارہا حکومت کی توجہ اس طرف دلا چکے ہیں۔

اسلام کے بیسیوں نہیں پچاسوں و سینکڑوں فرقے ہیں جو چھوٹے اور بڑے بڑے اختلافات پر بنے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اسلام کے وسیع ترین اصولوں سے منحرف نہیں ہے سب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہی اسلام کا مشترک کلمہ یا ماٹو ہے۔ سب قرآن کریم کو آخری کلام اللہ مانتے ہیں۔ یہی تمام فرقوں کے اتحاد کی بناء ہے۔ اس سے آگے جو اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ خواہ کتنے ہی اہم کیوں نہ ہوں۔ اسلامی حکومت کے نقطۂ نظر سے فروعات میں ہی شامل ہیں۔ آج ایک اسلامی ریاست صرف اسی ایک وسیع بنیاد پر قائم کی جا سکتی ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم ۱ کے نیچے)

خلافت کا دور دائمی ہے یا کہ وقتی؟

ایک دوست کے ضمنی سوال کا جواب

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے ربوہ)

۲۵ر دسمبر ۱۹۵۱ء کے الفضل میں میرا ایک مضمون مسئلہ خلافت کے متعلق شائع ہوا تھا جس میں اصل موضوع تو "**عزل خلافت**" کے مسئلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن ضمناً بعض دوسری باتوں کا بھی ذکر آگیا تھا۔ ان ضمنی باتوں میں ایک یہ بھی تھی۔ کہ کیا خلافت کا نظام دائمی ہے یا کہ عارضی اور وقتی؟ اس ضمنی سوال کے جواب میں میں نے اختصار کے ساتھ یہ لکھا تھا۔ (کیونکہ ایسی ضمنی باتوں کا جواب اختصار کے ساتھ ہی دیا جا سکتا ہے) کہ گو خلافت کا نظام دائمی ہے لیکن خلافت کا جو دور کسی نبی کی بعثت کے بعد آتا ہے۔ وہ دائمی نہیں ہوتا۔ بلکہ عارضی ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد ملوکیت یعنی بادشاہت کا دور شروع ہو جاتا ہے۔

میرے اس نوٹ پر ڈاکٹر غلام مصطفے صاحب نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت استخلاف کی تفسیر میں کئی جگہ لکھا ہے کہ خلافت کو وقتی اور عارضی قرار دینا درست نہیں بلکہ خلافت دائمی ہے۔ اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت قائم ہے۔ (اور ظاہر ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے ہے) اس وقت تک آپ کی خلافت کا دور بھی قائم رہے گا۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کی امت میں سے حسب ضرورت ہمیشہ روحانی خلفاء بناتا چلا جائیگا۔

میں ڈاکٹر صاحب کا ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زریں ارشاد کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد اور میرے اس بیان میں حقیقۃً کوئی اختلاف نہیں۔ کیونکہ میں نے جس خلافت کو وقتی اور عارضی قرار دیا تھا۔ اس سے صرف وہ خلافت مراد تھی۔ جو نبی کے کام کی تکمیل کے لئے اس کے بعد متصل طور پر آتی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس خلافت کو دائمی قرار دیا ہے۔ اس سے وہ روحانی اور تجدیدی خلافت مراد ہے۔ جو کسی نبی کے بعد اس کے لائے ہوئے دین کو زندہ رکھنے اور بعد کی غلط آمیزشوں کو دور کرنے کے لئے روحانی مصلحوں کی صورت میں وقتاً فوقتاً قائم کی جاتی ہے۔ جیسا کہ اسلام میں ہر صدی کے سر پر مجددوں کی بعثت سے ظاہر ہے۔ اور ان معنوں میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک خلیفہ تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک طرف تو یہ فرمایا ہے۔ کہ میرے بعد خلافت صرف تیس سال تک رہے گی۔ اور اس کے بعد ملوکیت آجائے گی۔ اور دوسری طرف آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسلام کی تجدید کے لئے میری امت میں ہر صدی کے سر پر مجدد یعنی روحانی خلفاء مبعوث کرتا رہے گا۔ پس حقیقۃً یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ درست اور صحیح ہیں۔ اور ان میں ہرگز کوئی تضاد نہیں۔ یعنی یہ بھی درست ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد خلافت راشدہ صرف تیس سال تک رہی اور اس کے بعد ملوکیت آگئی ۔ اور دوسری طرف یہ بھی درست ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحانی خلافت کا سلسلہ دائمی ہے۔ اور جب تک اسلام قائم ہے۔ اسلام کی روحانی خلافت بھی قائم رہے گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالےٰ اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث کرتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ہمیشہ کرتا رہے گا۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ یہی ازلی تقدیر احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد متصل خلافت تو صرف ایک محدود عرصہ تک رہے گی۔ لیکن بعد کی روحانی خلافت کا زمانہ قیامت تک چلے گا۔ وذالک تقدیر العزیز الحکیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔

اس تعلق میں یہ شبہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف خلافت کے میعادی ہونے پر ہی اعتراض نہیں فرمایا۔ بلکہ اس حدیث کی صحت پر بھی جرح فرمائی ہے۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد خلافت صرف تیس سال تک رہے گی۔ اور بڑی تحدی کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خلافت دائمی ہے۔ اور میعاد کا کوئی سوال نہیں۔ سو یہ درست ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بعض جگہ ایسا لکھا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ اور گہری نظر سے کام لیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے یہ بات صاف طور پر ثابت ہوتی ہے۔ کہ دراصل آپ نے مطلقاً اس حدیث کی صحت پر جرح نہیں فرمائی۔ بلکہ اس تشریح پر جرح فرمائی ہے۔ جو بعض کج فطرت مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں پیش کر رہے تھے۔ کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تیس سال گذرنے پر ہر قسم کی خلافت ختم ہو چکی ہے اور اب کوئی شخص آپؐ کی روحانی خلافت کا حقدار نہیں بن سکتا۔ اور اس طرح وہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو باطل ثابت کرنا چاہتے تھے۔ پس دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تشریح کو رد کیا ہے۔ نہ کہ اصل حدیث کو۔ چنانچہ دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف الفاظ میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کو (جن کی خلافت کے ساتھ تیس ۳۰ سالہ مدت پوری ہوتی ہے) برحق اور اس کے مقابل پر امیر معاویہ کی امارت جو حضرت علیؓ کے بعد اسلامی دنیا کے قائد بنے۔ خلافت راشدہ سے خارج قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ :-

> "لاریب حضرت علی رضی اللہ عنہ روحانی طالبوں کے مرجع اور خدا کی طرف سے اسکی مخلوق کے لئے ایک حجت تھے۔ اور اپنے زمانہ کے افضل ترین انسان تھے۔ اور وہ خدا کی طرف سے ایک نور تھے تا شہروں اور آبادیوں کو منور کریں۔ لیکن ان کے زمانہ میں لوگوں کی طرف سے فتنوں کا زور رہا۔ اور بعض لوگ ان کے اور امیر معاویہ کے معاملہ میں حیران و پریشان تھے۔ کہ کس کی قیادت کو قبول کریں...... مگر حق یہی ہے۔ کہ حق علی مرتضیٰ کے ساتھ تھا۔ اور جس شخص نے بھی ان کے وقت میں ان کی مخالفت کی وہ **باغی اور طاغی تھا**۔"
>
> (ترجمہ از سر الخلافۃ صفحہ ۲۹ و ۳۰)

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت علیؓ تک کی خلافت کو ہی خلافت حقہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس قسم کی خلافت کو ختم سمجھا ہے۔ جس سے یہ یقینی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیس سال والی حدیث پر جرح فرمائی ہے۔ وہاں دراصل اس حدیث کی صحت پر جرح کرنی مقصود نہیں۔ بلکہ اس کی اس تشریح پر جرح کرنی مقصود ہے۔ کہ گویا نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہر قسم کی خلافت تیس سال کے اندر ختم ہو گئی۔ اور اب کوئی شخص آپ کی روحانی خلافت کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس باطل تشریح سے نہ صرف وہ دوسری حدیث غلط قرار پاتی ہے۔ جس میں ہر صدی کے سر پر مجددوں کی بعثت کی خبر دی گئی ہے۔ بلکہ قرآن شریف پر بھی بھاری اعتراض وارد ہوتا ہے۔ جس نے موسوی سلسلہ کی مماثلت میں محمدی سلسلہ کے متعلق بھی روحانی خلفاء کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور اسلام نعوذ باللہ ایک ایسا متروکہ باغ قرار پاتا ہے جس کے آسمانی باغبان نے اسکی دیکھ بھال چھوڑ دی ہو۔

خلاصہ کلام یہ کہ جہاں تک نبوت کے بعد متصل طور پر آنے والی خلافت کا تعلق ہے۔ جو نبوت کے کام کی تکمیل کے لئے گویا تنظیمی رنگ رکھتی ہے۔ وہ عارضی اور میعادی ہوتی ہے۔ اور اپنے مقدر وقت کے بعد ملوکیت کو جگہ دے کر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن بعد کی روحانی خلافت جس کا تعلق تجدید دین یعنی بگاڑ کے زمانہ کی اصلاح سے ہے۔ اس کا سلسلہ دائمی ہے۔ اور جب تک کسی نبی کی نبوت کا دور چلتا ہے۔ یہ خلافت بھی قائم رہتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ حسب ضرورت روحانی مصلحوں کی بعثت کے ذریعہ اپنے دین کو زندہ اور شاداب رکھتا اور اس کی تجدید کرتا رہتا ہے۔ پس حقیقتاً یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ درست اور صحیح ہیں۔ اور ان میں کوئی تضاد نہیں۔ فافہم وتدبر ولا تکن من الممترین۔

نوٹ:۔ اس غلط فہمی کے پیش نظر میں نے اپنے اصل مضمون میں بھی جو دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ایک مختصر سا پیرا بڑھا دیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اب کسی دوست کو اس معاملہ میں غلط فہمی نہیں رہے گی۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ ربوہ ۳/۲/۵۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی درازئ عمر اور صحت کیلئے صدقہ و دعاء

(۱) آج بروز جمعہ بتاریخ ۸/۲/۵۲ کو پریذیڈنٹ چودھری نتھے خاں صاحب کی کوٹھی میں تمام دوستوں نے درد دل سے دعا کی۔ اور بطور صدقہ تین عدد بکرے ذبح کر کے بانٹ دیئے گئے۔ (ریاست خیرپور میرس سندھ تعلقہ گمبٹ جماعت احمدیہ کوٹھ نتھے خاں)

(۲) جماعت چک ۲۹۵ گ ۔ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ نے روزے رکھ کر حضور کی صحت اور درازئ عمر کی دعا کی۔ اور مبلغ ۱۸ روپے برائے صدقہ محاسب صاحب کو ربوہ ارسال کئے۔

(۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے خود دعا کی تحریک الفضل میں پڑھ کر ہر احمدی کے دل میں امام ہمام کے لئے دعا کا جذبہ پیدا ہونا قدرتی تھا۔ چنانچہ ہماری مجلس نے دعا کے علاوہ صدقہ دینا بھی ضروری سمجھا۔ تقریباً ۴۳ روپے مرکز میں بکرے صدقہ کرنے کے لئے روانہ کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرماوے۔ آمین۔

خاکسار عبد اللطیف قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر۔

(۴) آج مورخہ ۱۰/۲/۵۲ کو جماعت احمدیہ ناروروال نے بوقت نماز ظہر مسجد احمدیہ میں جمع ہو کر اپنے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی۔ اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء و یتامیٰ میں تقسیم کیا گیا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین

عبد الحمید بٹ سکرٹری مال جماعت احمدیہ ناروروال ضلع سیالکوٹ۔

کیا احراری مولوی صاحبان قرآن کریم کے فیصلوں کو قبول کریں گے؟

از مکرم حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد منشی فاضل ادیب فاضل ربوہ

گذشتہ سال راولپنڈی کے احراریوں کی طرف سے کسی سرکاری دفتر کے ایک معمولی کارکن محمد صدیق نامی کی جانب سے بیعت کا خط لکھوا کر ربوہ بھیجا گیا اور کچھ عرصہ بعد اس نمائشی بیعت کنندہ کی طرف سے احراریوں نے ایک پوسٹر لکھ کر شائع کروا دیا جس میں سلسلہ عالیہ وجماعت حقہ کے بانی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پیٹ بھر کر دشنام طرازی اور بہتان تراشی اور گالی گلوچ کا مظاہرہ کیا گیا۔ احراریوں نے اس مکر و فریب سے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے بہت بڑا قلعہ سر کر لیا ہے اور یہود مدینہ کے ساتھ پوری پوری مشابہت اور مماثلت کا سوانگ رچا کر بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جو حضور سرورِ پاک صلعم کے زمانہ میں بالکل اسی قسم کی کارروائیاں کیا کرتے تھے اور جن کے اس فعل کا ذکر قرآن کریم میں وارد ہے۔ وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی اُنزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار ..... کہ پہلے پہر مسلمان بن جایا کرو اور پھر پچھلے پہر کافر بن جایا کرو تاکہ مسلمانوں میں بددلی پیدا ہو اور یہ کفر کی طرف لوٹ آئیں اور اس طرح مسلمانوں میں انتشار پیدا کرو۔

(۲) احراری بتلائیں کہ ان کا یہ فعل بعینہٖ یہود مدینہ کی اقتداء ہے یا نہیں؟ کیا کبھی کسی مسلمان نے بھی اس طرح کا ڈھونگ رچا کر اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی ہے؟ کیا کسی احمدی نے بھی جنہیں تم بزعمِ باطلِ خود سچا نہیں جانتے کبھی ایسی حرکت کی ہے؟

چوں کافر شما تر از مولوی است
بریں مولویت بباید گریست

(۳) احراری اگر حق پر ہیں اور ان کے عقائد قرآن پاک کے مطابق ہیں تو وہ کیوں قرآنِ حکیم سے ان کی حقانیت کا ثبوت بہم نہیں پہنچاتے اور قرآن کریم کو اپنی سپر بنا کر احمدیت پر غلبہ حاصل نہیں کر لیتے ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولٰئک ھم الفاسقون ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولٰئک ھم الکافرون ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولٰئک ھم الظالمون۔

(۴) ہم احراریوں کے پچاس بدعتی عقائد میں سے صرف پانچ ملحدانہ اور خلافِ قرآن عقیدوں کو پیش کر کے ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ صرف ان پانچ عقیدوں کا ثبوت قرآن پاک کی آیات بیّنات سے بہم پہنچائیں۔

(۵) احراری مولویوں کو اس منصفانہ طریق فیصلہ کی وجہ سے یہود مدینہ کے ساتھ مماثلت و مشابہت پیدا کرنے کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑے گی اور نہ ہی انہیں جھوٹے گندے اور ناپاک بہتان باندھ کر لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کا مورد ومصداق بننا پڑے گا اور نہ ہی ولا تنابزوا بالالقاب کے فرمانِ خداوندی کی خلاف ورزی کرنی پڑے گی۔ امید ہے کہ احراری مولوی صاحبان جو اقامتِ شریعتِ حقہ اسلامیہ کے مدعی بلکہ ٹھیکیدار بننے کا اعلان کرتے رہتے ہیں اور جا بجا تبلیغی وجہاد کانفرنسوں کا ڈھونگ رچا کر غریب سادہ لوح مسلمانوں کو لوٹتے رہتے ہیں اور سیرۃ النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے مبارک جلسوں میں ہڑبونگ مچاتے ہیں۔ اس سادہ آسان اور عام فہم طریق فیصلہ کو قبول کریں گے۔ اور وہ پانچوں سوالات اور مطالبات یہ ہیں

پہلا مطالبہ:۔

(۱) احراری مولویوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوسرے یا چوتھے آسمان پر زندہ جسم خاکی کے ساتھ چڑھ گئے ہیں۔ اب ہمارا احراری مولویوں سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ اتنے بڑے اہم عقیدہ کا جس سے انکار کے باعث وہ جماعت احمدیہ کو مرتد اور خارج از اسلام اور واجب القتل قرار دیتے ہیں) ثبوت قرآن پاک کی کسی ایک آیت سے مہیا کریں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے جسم عنصری کے ساتھ زندہ۔ دوسرے یا چوتھے آسمان پر چڑھ جانے کے الفاظ نکال کر دکھلائیں اور آسمان پر چڑھنے کے متعلق جو تین الفاظ عربی زبان میں استعمال کئے گئے ہیں اور جنہیں قرآن پاک میں دوسرے افراد کے متعلق بیان کیا گیا ہے یعنی (۱) او ترقیٰ فی السماء (۲) کانما یصّعّد فی السماء (۳) تعرج الملائکۃ والروح۔ رقیا فی السماء اور صعود فی السماء اور عروج کے الفاظ میں سے کسی ایک کا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں وارد ہونا قرآن پاک سے نکال کر دکھلائیں۔

یاد رہے کہ قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وفات پا جانے اور دوسرے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام کی طرح واصل بحق ہو جانے کا اس شدّ و مدّ سے ذکر ہے گویا قرآن پاک نے اس مسئلہ کو معراج چڑھا دیا ہے۔ قریباً ساٹھ آیتیں حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کو ثابت کرتی ہیں اور بیس پہلوؤں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی موت کا ثبوت ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسرے نبیوں میں سے صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے روزِ وفات کا ذکر حدیث شریف میں وارد ہے۔ عمر کا ذکر موجود ہے۔ پھر مقام وفات واٰوینٰھما الیٰ ربوۃ ذاتِ قرارٍ ومعین سے مستنبط ہے۔ بشر کی حیثیت سے رسول کی حیثیت سے موت ثابت ہے۔ بلکہ خدا کی حیثیت جو عیسائیوں نے محض ازراہ ظلم حضرت مسیح کو دی ہوئی ہے اس سے بھی آپ کی وفات ثابت ہے۔ توفی کے لفظ سے دوبارہ آپ کی موت کا نام لے کر ذکر قرآنِ پاک میں موجود ہے خلا کے لفظ سے حضرت مسیح کے مرجانے کا ذکر موجود ہے ھالکۃ کے لفظ کے ساتھ وفات کا ذکر موجود ہے۔ موت کے لفظ سے آپ کے دنیا سے گذر جانے کا ذکر موجود ہے۔ قانونِ قدرت اور سنت الٰہیہ کی رو سے آپ کی وفات ثابت ہے۔ الغرض قرآن پاک اور حدیث شریف کی روشنی میں بیس۲۰ پہلوؤں سے آپکی موت کا ثبوت ملتا ہے۔

(۲) دوسرا مطالبہ احراریوں کا عقیدہ ہے جیسا کہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کے ترجمہ قرآن کریم کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ:۔

"اور اس شخص کی صورت حضرت مسیح علیہ السلام کی صورت کے مشابہ کر دی جب باقی لوگ گھر میں گھسے تو اس کو مسیح سمجھ کر قتل کر دیا" (دیکھو ترجمہ قرآن مولوی محمود الحسن صاحب و مولوی شبیر احمد صاحب ص۱۳۲ حاشیہ) نیز قرآن کریم ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ص۱۰۹ حاشیہ پر لکھا ہے:۔

"حق تعالےٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بنا دی۔ پھر اس صورت کو سولی پر چڑھایا"

اور ترجمہ قرآن کے ص۵۲ کے حاشیہ پر ہے:۔

"ایک صورت ان کی رہ گئی اس کو پکڑ لائے پھر سولی پر چڑھایا"

اسی طرح مولوی احمد علی صاحب کے مترجم قرآن کے حاشیہ پر بھی کچھ لکھا ہے۔ ہم احراری مولویوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ اس واقعہ کا ذکر صاف الفاظ میں قرآن پاک سے نکال کر دکھلائیں اور جس شخص کی شکل حضرت مسیح علیہ السلام کی صورت کے مشابہ ہو گئی تھی اس کے قتل کئے جانے کا واضح ثبوت مہیّا کریں۔ ورنہ قرآنِ پاک پر جو افترا انہوں نے کیا ہے اللہ تعالےٰ کے عذاب الیم سے ڈرتے ہوئے اس سے توبہ کریں کیونکہ ایسا سیاہ جھوٹ بول کر اور قرآن پاک کے حواشی پر لکھ کر وہ شدید البطش خداوند کریم کی افلاءِ ابتلاءِ سے نہیں بچ سکتے۔

(۳) تیسرا مطالبہ۔ قرآن پاک میں امت محمدیہ کو خیر الامت کا خطاب دیا گیا ہے اور سورہ مزمل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسےٰ علیہ السلام قرار دیا گیا ہے۔ اور سورہ نور کی آیت استخلاف کی رو سے حضور کے تمام خلفاء خود آپ کی امت میں مبعوث فرمانے کا حتمی وعدہ کیا گیا ہے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل۔ نیز واٰتیناہ الانجیل فرما کر انہیں صرف بنی اسرائیل کا موعود اور صرف حضرت موسےٰ علیہ السلام کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ حضرت مسیح امت موسویہ کے بھی موعود ہوں۔ اور امت محمدؐ کے بھی کیونکہ انہیں صرف انجیل عطا کئے جانے کا اعلان فرمایا گیا ہے۔ اور خود مسیح علیہ السلام ومبشرًا برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد الاٰیۃ اپنے مرنے کے بعد احمدؐ رسول کے ظہور کا ذکر فرماتے ہیں۔ اب احراری مولویوں سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ وہ اس بات کا ثبوت قرآن پاک سے دیں کہ نہ تو امت محمدیہ خیر الامت ہے نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ نہ ہی آیت استخلاف کی رو سے تمام خلفاء امت محمدیہ سے مبعوث ہوں گے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام صرف ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل ہیں بلکہ ورسولاً الیٰ امۃ المحمدیہ بھی ہیں۔ اور نہ صرف اٰتیناہ الانجیل انکے حق میں آچکا ہے بلکہ اٰتیناہ القراٰن یا نو تیہ القراٰن ونعلمہ القراٰن بھی ان کے حق میں وارد ہے۔ نیز قرآن پاک سے یہ بھی دکھلائیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں ومبشرًا برسولٍ یاتی بعد عروجی وصعودی فی السماء یا رفعی فی السماء اسمہ احمد کے الفاظ بھی آچکے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک میں جہاں جہاں انبیاء کرام کی بعدیت کا ذکر ہے۔ وہاں پر بعد سے مراد وفات کے بعد ہی مراد لی گئی ہے۔ جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا۔ ما تعبدون من بعدی اور اس کے پہلے اذ حضر یعقوب الموت کے الفاظ آئے ہیں اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہٖ ابدًا میں بھی بعد سے مراد حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد کا زمانہ ہی ہے۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام یاتی من بعدی صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ احمد رسول آپ کی وفات کے بعد آئے گا۔ اور احمد رسول آچکے پس آپ کی وفات بھی ہو چکی۔

(۴) چوتھا مطالبہ۔ مفتری علی اللہ کے متعلق یہ قول و قانونِ الٰہی قرآن پاک میں آچکا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا اور لو تقول علینا بعض الاقاویل الخ الاٰیہ سے ثابت ہے کہ متقوّل علی اللہ کو قطع وتین کی سزا ملتی ہے اور اسکی شہ رگ کاٹ دی جاتی ہے۔ اور وہ زمانہ نبوی کی مدت سے قبل ہی قتل کے ذریعہ ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور آج تک اللہ تعالےٰ کے فعل اور سنتِ خداوندی نے کسی مفتری ومتقوّل علی اللہ کو قطع وتین کی سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑا۔ احراری قرآن پاک سے اس کا ثبوت دیں کہ نہ تو کسی مفتری اور متقوّل علی اللہ کے لئے سزائے قطع وتین کا قانون اور قول کتاب اللہ میں وارد ہے اور نہ ہی فعل وسنت الٰہیہ میں کسی مفتری ومتقوّل علی اللہ اور کاذب وحی والہام کے مدعی کو یہ سزا ملی ہے اور کم از کم دس جھوٹے مدعیانِ نبوت کے اپنے دعاوی کو پیش کر کے ان کے تیئیس سال سے زیادہ عرصہ تک قتل کے ذریعہ ہلاکت سے بچ رہنے کا بیّن اور ثقہ تاریخی ثبوت بہم پہنچائیں۔ جب کہ احراری مولوی حضور علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک ستر جھوٹے مدعیانِ نبوت کے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں تو ستر افراد میں سے دس مشہور افراد کا برابر تیئیس برس تک الہامی دعوے اور پھر قطع وتین کی سزا سے بچ رہنے کا ثبوت مہیا کرنا احراری مولویوں کے لئے کوئی زیادہ مشکل نہ ہوگا۔

(۵) ان۔ احراری مولویوں سے ہمارا پانچواں مطالبہ

۱؎ احراریت

قرآن کریم کی آیتہ شریفہ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الآیہ کی بنا پر ہے کہ وہ قرآن کریم سے نکال کر دکھائیں کہ اب امت محمدیہ کا کوئی فرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباع سے بھی کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور اظہار علی الغیب کی نعمت نہیں پا سکتا۔ اور قیامت تک کوئی امتی اللہ پاک سے مبشرات و مکالمات کی حامل نبوت سے بھی مشرف نہیں ہو سکتا۔ اس پانچویں مطالبہ کا جواب دیتے وقت اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ہر احمدی آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے پر مختلف حیثیتوں سے یقین کامل رکھتا ہے۔ اور کسی شریعت جدیدہ یا کتاب جدید کا اترنا قیامت تک بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک بھی بند ہے۔ بلکہ ہم تو بغیر شریعت کے بھی کسی مستقل رسالت یا براہ راست نبوت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قائل نہیں۔ اور صرف امتی نبوت کے خیر الامت میں موہبت ہونے کے قائل ہیں۔ جس میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور اظہار علی الغیب کی نعمتیں عطا ہوتی ہیں اور وہ بھی صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور واسطہ سے اور جب تک حضور کا واسطہ درمیان میں نہ ہو کوئی روحانی نعمت کسی امتی کو بھی حاصل نہیں ہو سکتی

۶۔ ہر احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس لحاظ سے بھی خاتم النبیین مانتا ہے کہ آپ نے تمام کمالات نبوت و برکات رسالت کو حاصل کر کے ختم کر دیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی مدح میں دریا کو کوزہ میں بند کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

دوسرے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حیثیت سے بھی خاتم النبیین و آخر المرسلین مانتے ہیں کہ آپ کی امت سے باہر بھی کسی زمانہ کسی ملک یا کسی قوم میں کوئی صاحب شریعت جدیدہ رسول نہیں آسکتا تیسرے ہم اس پہلو سے بھی آپ کی ختم نبوت کے قائل ہیں کہ اب آپ کی امت سے باہر کوئی فرد بغیر شریعت جدیدہ کے مستقل رسول بھی نہیں بن سکتا۔ چوتھے ہم اس لحاظ سے بھی آپ کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کی امت میں سے بھی اب قیامت تک کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ پانچویں ہم اس حیثیت سے بھی آپ کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں کہ اب قیامت تک آپ کی امت میں بھی کوئی فرد مستقل طور پر رسول یا نبی نہیں بن سکتا

ہم صرف اس نبوت اور رسالت کے بقاء کے قائل ہیں۔ جسے حضور نے اپنی غلامی اور ماتحتی میں خود جاری کیا ہے۔ اور جو حضور کی اپنی چیز ہے اور صرف حضور کے وسیلہ اور واسطہ سے ملتی ہے اور آپ کی اطاعت اور متابعت میں موہبت ہوتی ہے۔ اور جو چیز حضور کے ذریعہ حضور کے طفیل ملتی ہے۔ وہ آپ سے علیحدہ یا الگ قرار نہیں دی جا سکتی۔ جیسے ظل بغیر اصل کے نہیں ہو سکتا اور ہمارے نزدیک قرآن کریم کی رو سے اس مکالمات الٰہیہ اور اظہار علی الغیب والی نبوت کا بند ماننا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض روحانی اور برکات باطنی اور قوت قدسی کو مفقود ماننے کے مترادف ہے اور احراری جو اس امتی نبوت کو بھی بند مانتے ہیں۔ وہ گویا ایک طرف تو حضور کی امت کو خیر الامم ماننے کے منکر ہیں دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ العالمین ہونے کے انکاری ہیں۔ تیسرے اسلام کو مردہ مذہب اور دوسرے مذاہب باطلہ اور ادیان کاذبہ کی طرح بے ثمرات اور بے برکات مذہب ماننے کے مجرم ہیں۔ چوتھے اللہ پاک کی صفت تکلم میں تعطل کو جائز سمجھتے ہیں جو صریح کفر ہے۔ مکالمات الٰہیہ اور مبشرات ربانیہ والی نبوت والی نبوت بطور نعمت آسمانی کے امت محمدیہ کو حضور علیہ السلام کی طفیل بخشی گئی ہے اور الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کی رو سے امت مرحومہ کو موہبت کی گئی ہے۔ پس جو احراری اس نعمت روحانی اس برکت آسمانی اس رحمت ربانی کا منکر ہے۔ وہ منکر اسلام۔ کافر قرآن اور دشمن رسول قرار دیا جائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کو چار بار نبی اللہ۔ نبی اللہ۔ نبی اللہ۔ نبی اللہ کا خطاب دیا ہے خیر الامت کے علمائے ربانی کو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہکر مشرف و مکرم فرمایا ہے۔ اگر اللہ پاک سے وحی والہام کا شرف پانا ہی بند ہے۔ اگر اللہ تعالٰے سے مکالمہ و مخاطبہ ہی ختم ہے تو اسلام اور دوسرے مردہ مذہبوں میں مابہ الامتیاز کیا رہا؟ خاتم النبیین والی آیت کے معنے جو احراری کرتے ہیں۔ وہ سارے قرآن کریم کے خلاف اور قرآنی آیات صریحہ سے مردود اور ناقابل قبول ہیں۔ کیونکہ ان معنوں کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحب الکوثر اور رحمۃ للعالمین ہونے کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ امت محمدیہ کے خیر الامت ہونے کو جھٹلانا پڑتا ہے اور اللہ پاک سے مکالمہ مخاطبہ کی نعمت عظمےٰ کے پانے کا منکر ہونا پڑتا ہے اور امت محمدیہ جو ہر لحاظ سے پہلی امتوں سے افضل اور اشرف اور اکرم ہے۔ اس کی فضیلت و شرف و کرامت کا انکار لازم آتا ہے۔ سارے قرآن میں کہیں اشارہ تک نہیں کہ اب اللہ پاک سے کثرت کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ بند کر دیا گیا ہے اور یہ کہ اب اظہار علی الغیب اور کثرت کے ساتھ اطلاع علی الغیب سے کسی فرد امت محمدیہ کو نہیں نوازا جائے گا۔

جب حضور خود علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فرما کر اس امر کی وضاحت فرما دیں کہ اب آپ کی امت کے علمائے ربانی بھی بنی اسرائیل کے نبیوں اور رسولوں کی طرح اللہ پاک سے اخبار غیب اور پیشگوئیاں اور کثرت وحی الہام کی نعمتیں پائیں گے۔ اور قرآن کریم میں بار بار اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلاً و من الناس اور لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم۔ اور ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً میں رسل کے الفاظ جمع کے ساتھ آئیں اور فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین میں النبیین کا لفظ جمع کے ساتھ وارد ہو۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بشیر و نذیر نبیوں اور رسولوں کی آمد کا انکار صریح کفر نہیں تو اور کیا قرار دیا جائے گا؟ اور ایسے منکر کو عدو اسلام نہیں تو اور کیا خطاب دیا جائے گا؟

صرف اتنا نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اب حضور کے خاتم النبیین اور شریعت محمدیہ کے آخری شریعت اور قرآن پاک کے آخری کتاب ہونے کی وجہ سے کوئی صاحب شریعت جدیدہ اور صاحب کتاب جدید یا مستقل براہ راست نبی یا رسول نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی ہر زمانہ اور ہر وقت کسی رسول یا نبی کی بعثت ضروری ہے۔ کیونکہ بعثت نبی کے متعلق اللہ پاک نے اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ کا فرمان نازل فرما دیا ہے۔ پس وہ ایک تیری قسم کی نبوت ہے جس میں حضور کے امتیوں کو آپ کی اطاعت اور اتباع کی برکت سے مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات ربانیہ اور محادثات رحمانیہ اور کثرت وحی والہام اور اظہار علی الغیب کی آسمانی اور روحانی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور اسی کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کہ مبشرات والی نبوت باقی ہے مطلقاً ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ نہیں ہو گیا صرف شریعت والی یا مستقل براہ راست نبوۃ بند ہے۔ کیونکہ دین کامل ہو چکا۔ کامل کتاب اتر چکی لیکن شریعت کے کمال کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے وحی والہام اور مبشرات اور مکالمات الٰہیہ قیامت تک جاری ہیں۔ کیونکہ کامل شریعت کامل کتاب کامل دین کامل رسول کے لئے ضروری ہے کہ اپنے متبعین کو اللہ تعالےٰ تک پہنچائے اور اگر کوئی فرد کسی دین اور شریعت یا کسی کتاب اور رسول کی پیروی اور اطاعت کر کے وصل الٰہی اور مکالمہ مخاطبہ خداوندی حاصل نہیں کر سکتا اور اللہ پاک سے وحی والہام نہیں پا سکتا۔ تو پھر اس دین اور شریعت اور کتاب اور رسول کے کامل ہونے کا کیا ثبوت باقی رہا۔ جیسے دوسرے ادیان باطلہ اور مذاہب کاذبہ اور شرائع منسوخہ کے روحانی فیوض اور قوت قدسی ختم ہیں اگر دین اسلام اور شریعت محمدیہ اور قرآن کریم اور نبی رؤف و رحیم کا فیضان روحانی اور قوت قدسی بھی ختم مانی جائے تو وہ دن اہل اسلام کے لئے ماتم کا دن ہو گا۔

۷۔ اکثر ظالم طبع احراری لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی وعید سے خوف نہ کھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے دعوے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ایک جدید نبوت کا دعوے قرار دیتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی مربی ہیں اور کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم کے ماتحت حضور آقا ہیں آپ غلام۔ حضور مخدوم ہیں آپ خادم۔ حضور مطاع ہیں آپ مطیع۔ حضور مالک ہیں آپ مملوک کیا وہ شخص جس کا روم روم جس کا رونگٹا رونگٹا جس کا رواں رواں جس کا بال بال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے نیچے دبا ہوا ہے وہ آپ کے مقابلہ میں برتری کا دعوےٰ کر سکتا ہے؟ لیکن تعصب کا ستیاناس ہو کہ یہود کی طرح یحرفون الکلم عن مواضعہ پر عمل کر کے حضور کے الہامات اور کلمات طیبات کو بگاڑ کر بے خبر عوام کو احمدیت سے متنفر کرنے کے لئے وہ تمام کارستانیاں کی جاتی ہیں۔ جو کوئی مومن تو کجا کوئی شریف انسان اپنے اشد ترین دشمن کے لئے بھی جائز نہیں سمجھتا۔

۸۔ ایک اصطلاع احراریوں نے شرک فی النبوۃ کی بھی گھڑ رکھی ہوئی ہے۔ حالانکہ اگر کسی امتی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور حضور کی ماتحتی میں وحی والہام کی نعمت پانا شرک فی النبوۃ ہے تو اس میں تو حضور کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام شریک ہیں۔ پھر اگر نبوت میں شراکت ناروا ہے تو صدیقیت میں بھی شراکت ناجائز ہوگی۔ ہر نبی صدیق بھی ہوا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو یوسف ایہا الصدیق کہہ کر یاد کیا گیا ہے پھر کسی امتی کو نہ صدیق بننا چاہیئے نہ شہید اور نہ ہی صالح۔ کیا حضرت مسیح علیہ السلام جو احراریوں کے زعم باطل میں تشریف لائیں گے۔ وہ بھی شرک فی النبوۃ کے مجرم ٹھہرائے جائیں گے؟ ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لعینہٖ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے وہی غلامی اور ماتحتی اور خدمت کی نسبت دیتے ہیں۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو احراری مولوی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دیں گے ؎

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

۹۔ امید ہے احراری مولوی جلد از جلد ان پانچ مطالبوں کا جواب لکھکر شائع کریں گے۔ دیدہ باید۔

صنعتی و تجارتی اطلاعات

پاکستان نے اگست ۱۹۵۱ء میں اپنے ہمسایہ ممالک یعنی جمہوریہ ہند۔ افغانستان اور ایران کو ۱۴۰۸ کروڑ روپے کا مال برآمد کیا۔ اور ۱۰۷۵ کروڑ روپے کا مال وہاں سے درآمد کیا۔ اس طرح درآمد کے مقابلہ میں برآمد ۹۴۷۰ کروڑ روپے زیادہ رہی۔

حال ہی میں کوئٹہ میں تار کے کارخانے کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ جہاں تار تار کے کھمبے بریکٹ اور ٹیلیفون کے دیگر متفرق آلات تیار ہوں گے۔

ستمبر ۱۹۵۱ء میں کوئلہ کرومائیٹ۔ کھریا مٹی۔ چونے کے پتھر اور اگن مٹی کی پیداوار اگست ۱۹۵۱ء کی پیداوار سے بالترتیب ۱۷،۷ ٹن۔ ۴۸ ٹن۔ ۱۱۵۷ ٹن۔ ۷۰ ٹن اور ۴۳۸ زیادہ ہوئی۔

بری یا بحری ڈاک سے پاکستان سے مصر انڈونیشیا۔ ایران اور اردن جانے والے خطوط پوسٹ کارڈ اور لفافوں پر ڈاک کی شرح ملکی ڈاک کی شرحوں کے حساب سے عائد ہوگی۔

ٹیرف کمیشن نے یہ تصفیہ کرنے کے لئے کہ آیا مصنوعی ریشم کی دیسی صنعت کے مطالبہ پر غور کئے جانے کا جواز موجود ہے۔ ۳۰ جنوری کو اپنے دفتر میں درخواست دہندہ فرم کے نمائندہ سے ابتدائی ملاقات کی۔

پاکستان کے درآمد کنندگان کو عام کھلے لائسنس پر تجارتی حساب میں ہندوستان سے سیمنٹ کی درآمد کے لئے ہنڈیاں کھولنے کی اجازت ہے

پاکستان میں ۱۹۵۱ء میں ۵ کروڑ ۳۱ لاکھ پونڈ چائے پیدا ہوئی۔ جبکہ ۱۹۵۰ء میں ۵ کروڑ ۲۲ لاکھ پونڈ چائے پیدا ہوئی تھی۔

صنعتوں کی کونسل کی انتظامیہ کمیٹی کا جلسہ ۹ فروری ۱۹۵۲ء کو منعقد ہوا۔ کمیٹی نے حکومت پاکستان کے ان اقدامات کا جائزہ لیا۔ جو اس نے مذکورہ کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کئے ہیں۔

چندہ تحریک جدید میں انصار اور عہدیداران انصار کی ذمہ داری

جیسا کہ اخبار الفضل مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۱ء میں انصار اور اس کے عہدہ داران کو توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے چندہ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے بلحاظ تنظیم انصار پوری طرح جدوجہد فرمائیں۔ کوشش ایسی ہو۔ کہ کوئی انصار اس چندہ میں حصہ لینے میں پیچھے نہ رہے۔ امید ہے کہ اس بارے میں عہدیداران انصار اپنے طور پر بھی اور عہدیداران جماعت مقامی کے ساتھ مل کر بھی پوری طرح جدوجہد کر رہے ہوں گے۔ لیکن اب جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا تازہ خطبہ مندرجہ اخبار الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء بعنوان "اگر تمہیں احمدیت اور اسلام کی سچی محبت ہے۔ تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے۔" اس کے مطالعہ سے آپ لوگوں پر اس تحریک کو کامیاب بنانے کی اہمیت اور بھی واضح ہو چکی ہوگی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ تمام انصار اور اس کے عہدہ داران کو بتاکید توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیش نظر اس تحریک میں خود بھی حصہ لیں۔ اور دوسروں کو بھی ترغیب و تحریص دلائیں بلکہ اپنے بیوی بچوں کو بھی چندہ تحریک جدید میں شامل کریں۔

عہدیداران انصار کو چاہیئے۔ کہ وہ خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء انصار کو جمع کرکے یا انفرادی طور پر جو صورت مناسب ہو۔ پڑھ کر سنائیں۔ اور ذہن نشین کر دیں۔ پھر ہر ایک انصار سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس نے چندہ تحریک جدید کا وعدہ لکھوا دیا ہے۔ یا نہیں اگر نہ لکھوایا ہو۔ تو ان سے لکھوا لیا جائے۔ چونکہ وعدہ کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۵۲ء قریب آگئی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کام میں تساہل سے کام نہ لیا جائے۔ مناسب ہوگا۔ کہ عہدیداران انصار مقامی جماعت کے سکرٹری مال یا تحریک جدید سے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرست دیکھ لی جائے۔ کہ اس فہرست میں ابھی تک کسی انصار کا وعدہ درج نہیں ہوا۔ اس انصار کو اکیلے یا بصورت وفد اس چندے کی اہمیت ذہن نشین کرا کے وعدہ لکھوا لیا جائے۔ الغرض کوئی انصار اس چندہ میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔

مہتمم مال و زعماء صاحبان و انصار کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ۱۵ فروری ۵۲ء کے بعد اپنی کارگذاری کی رپورٹ میں ذکر کریں۔ کہ تنظیم انصار کے ماتحت چندہ تحریک جدید کے لئے کیا کچھ کوشش ہوئی۔ اور کوشش کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔ (صدر انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

صادقہ بیگم صاحبہ بعارضہ بخار اور فضل بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب گنج مغلپورہ کھانسی بخار سے بیمار ہیں۔ نیز محمد ابراہیم صاحب گنج مغلپورہ امتحان میٹرک میں شریک ہو رہے ہیں احباب مذکورہ بالا سب کے لئے دعا فرمائیں

(۲) محترم برادرم بابو عبدالرحمن صاحب مصری شاہ کی اہلیہ محترمہ قریباً پونے دو ماہ سے سخت علیل ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(غلام محمد ثالث)

(۳) خاکسار کا تبادلہ ضلع منٹگمری سے ضلع جھنگ کا کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خاکسار کی جملہ پریشانیاں دور کرے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے میرا وہاں جانا مفید با برکت ہو۔

(محمد ابراہیم احمدی پولیس تھانہ گگو ضلع منٹگمری)

(۴) میں اس وقت بہت سی مالی مشکلات سے دوچار ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ ان مشکلات سے مجھ کو خدا تعالیٰ نجات دے۔

(قریشی محمد اکرم خادم حسن پور)

(۵) میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(محمود احمد دار الشفاء خانیوال)

(۶) میرے بچے بچیاں مختلف کلاسوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور سالانہ امتحان قریب آگیا ہے۔ سب کی کامیابی کے واسطے دعا فرمائی جاوے۔ خصوصاً دو بچے مسمیان خالد احمد و اعجاز احمد امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(خاکسار حکیم سراج الدین درویش مبلغ اوردین ضلع مونگیر صوبہ بہار)

نیز خاکسار ماہ نومبر ۵۱ء سے بیمار چلا آرہا ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سراج الدین نزیل مظفرپور)

(۷) خاکسار کے والد صاحب مکرم عبدالحکیم صاحب لنڈنی آسٹریلیا میں بیمار ہیں۔ اور گردہ کا اپریشن کروایا ہے۔ آپ کی عمر ۸۰ سال ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو شفا دیوے

(خاکسار حبیب اللہ خان الوحسنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گگھڑ و بہ)

(۸) خاکسار امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے قارئین کرام سے کامیابی کی دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔

(عطاء الرحمن پراچہ دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

(۹) مکرمی محمد لطیف صاحب چنیوٹی آف کانپور کارڈ کا جس کی عمر صرف ۳۰ سال ہے اس ہفتہ [illegible] سے گر پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے رخسار پھٹ گئی ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

(سید شہامت علی واقف زندگی۔ قادیان دارالمسیح انڈیا)

راولپنڈی کے قریب وسیع علاقہ میں تیل کے بے اندازہ ذخائر کا انکشاف

راولپنڈی (ڈاک سے) ضلع راولپنڈی کے قریباً بیس مربع میل علاقے میں زمانہ حال کی اہم معدنی دولت - تیل کے اتنے عظیم ذخائر دریافت ہوئے ہیں کہ اب تک پاکستان بھر میں اتنا بڑا ذخیرہ نہیں ملا۔

اس علاقہ میں بعض جگہ کھدائی کا کام پچھلے دو مہینوں سے شروع ہے۔ بعض مقامات پر نشان بندی ہو چکی ہے جہاں بہت جلد کھدائی شروع ہو جائے گی۔ اور بعض جگہ کام سردے جلد ہی شروع ہو جائے گا۔ اس علاقہ میں اچھے کوئلہ کے اور دوسرے معدنی ذخائر بھی دریافت ہوئے ہیں —— ضلع راولپنڈی کی تحصیل گوجرخان کا مغربی علاقہ پاکستان بھر میں معدنی صنعت کا ایک بڑا مرکز بن رہا ہے۔ یہاں تیل کے اتنے ذخائر دریافت ہوئے ہیں کہ پوری طرح کام شروع ہو جانے کے بعد ہم خاص حد تک اپنی ضروریات کے لئے بیرونی دست نگری سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

جاتلی کے قریب کافی دیر سے کنوئیں وغیرہ کھودے جا رہے ہیں۔ کم و بیش ڈیڑھ میل کے رقبہ میں تیل نکالنے کا ابتدائی کام شروع ہے سینکڑوں کی تعداد میں سٹاف شب و روز کام کر رہا ہے۔ یہاں تیل نکالنے کا ٹھیکہ اٹک آئل کمپنی کے پاس ہے۔ جو ہزاروں فٹ گہرا کنواں کھود چکی ہے اور یہ کام جلد ہی تکمیل تک پہنچ جانے کا امکان ہے۔ (آفاق)

قدرتی ذرائع سے برقی قوت

کرائسٹ چرچ ۱۳ فروری۔ نیوزی لینڈ کے انجینئروں نے قدرتی گرم کنوؤں سے حاصل ہونے والی قدرتی طاقت کے ذریعہ بجلی پیدا کرنے کے پلان بنائے ہیں۔

ابھی یہ سکیم اپنے ابتدائی دور میں ہے کیونکہ حکومت کو ابھی یہ یقین دلانا باقی ہے کہ اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے لاکھوں پونڈ کا سرمایہ لگانے کے بعد خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں گے۔

اس نئی طاقت سے کام لینے کے لئے شمالی جزیرہ میں وائراکی کا مقام تجویز کیا گیا ہے۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ زمین سے نکلنے والی بھاپ بجلی پیدا کرنے والی ٹربائینز کو چلائے گی۔

چار انچ کے ایک سوراخ سے ۱۵ ہزار کلوواٹ کے برابر قوت پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اگر حکومت نے اس اسکیم پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تو ابتداء میں ۱۰ ہزار کلوواٹ کا ایک پلانٹ لگایا جائے گا۔ (اسٹار)

شاہ جارج برقی صدری پہنا کرتے تھے

لندن ۱۳ فروری۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اپنے پھیپھڑوں کے حالیہ آپریشن کے بعد شاہ جارج ششم اپنی جسمانی قوت بڑھانے کے لئے ایک خاص قسم کی واسکٹ پہنا کرتے تھے۔ جس میں ایک چھوٹا برقی ہیٹر لگا ہوتا تھا۔ اس ہیٹر میں چھوٹی چھوٹی بیٹریوں کے ذریعہ بجلی پہنچائی جاتی تھی۔

متوفی شاہ جب شکار پر گئے تھے۔ اسوقت انہوں نے جوتے بھی ایسے پہن رکھے تھے۔ جن میں یہ آلہ لگا ہوا تھا۔ (اسٹار)

شہروں سے منتقل ہونے کا سرکاری منصوبہ

لندن ۱۳ فروری۔ حکومت عوام اور صنعتوں کو گنجان شہروں سے ہٹا کر دیہی علاقوں میں منتقل کرنے کا وسیع منصوبہ مرتب کر رہی ہے۔

اس پارلیمنٹ میں ایک مسودۂ قانون پیش ہے جس کے تحت دیہی اور چھوٹے شہری علاقوں کے حکام کی حوصلہ افزائی کی جائے گی کہ ایسے شہروں کا بار ہلکا کرنے کے لئے جہاں مزید مکانات کی گنجائش نہیں ہے۔ وہ اپنے علاقوں کو ترقی دیں۔

اس کام کے لئے سرکاری خزانہ سے بھی تمام حکام کو مدد دی جائے گی۔ (اسٹار)

جنوبی ایشیا کی آبادی اور خوراک

لندن (بذریعہ ریڈیو) لندن سکول آف ہائیجین اینڈ ٹراپیکل میڈیسن میں سر جان رسل نے . . . . . . جنوبی ایشیا کی موجودہ بڑھتی ہوئی آبادی پر بالتفصیل روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ زرعی زمین کی کیا حالت ہے۔ ان کے نزدیک اگر تمام قابل کاشت علاقہ زیر کاشت لایا جائے تب بھی یہ ممکن نہیں کہ اس سے سارے علاقے کو خوراک بہم پہنچائی جا سکے۔ کیونکہ اناج میں غذائیت کم ہو گئی ہے۔ ہندوستان کا یہی حالت ہے وہاں ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۰ء میں خوراک میں فی کس ۲.۲ ۱۷ کیلری تھی۔ حالانکہ اسکے بالمقابل انگلستان میں یہی مقدار ۳۰۰۰ کیلری فی کس تھی۔

ہندوستان کی اسی فی صدی زمین بارانی ہے اور وہاں بارش یکساں نہیں ہوتی۔ بلکہ کسی علاقے میں زیادہ ہے کسی میں کم اور کہیں بالکل ہی نہیں۔ اسکے علاوہ کسانوں کی بدحالی بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ان کے اوزار پرانے اور بے کار سے ہیں۔ بیلوں کو اچھی طرح چارہ نہیں ملتا۔ اگر منصوبہ بندی کے ذریعے زرعی اصلاحات کی جائیں اور بٹائی کی بجائے موجودہ کسانوں کو زمینوں کا مالک بنا دیا جائے تو وہ زیادہ دل جمعی سے کاشتکاری کریں گے۔ دیہاتوں میں اس وقت جو غربت اور افلاس ہے دور ہو سکے گا۔ اور اچھے لوگ جو غربت کا شکار ہو کر برباد ہو جاتے ہیں۔ اپنی خداداد قابلیتیں بروئے کار لا سکیں گے۔ (ر ب - ا - س)

پاکستان ہاؤس کا واقعہ

لنڈن ۱۳ فروری - معلوم ہوا ہے کہ ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کی طرف سے برطانی حکام اور سفارتی نمائندوں کو جو عظیم الشان دعوت کل دی جانے والی تھی اس کے انتظامات ہو رہے تھے کہ کسی نے پہلی منزل سے مرکزی ہال کو جانے والی سیڑھیوں کے نیچے پردوں میں آگ لگا دی۔ پردے جل کر راکھ ہو گئے اور دیگر نقصانات بھی ہوئے۔ اس تباہی کے اثرات کو دور کرنے کے لئے کارکن تمام رات مصروف کار رہے تاکہ دعوت وقت مقررہ پر دی جا سکے لیکن شاہ برطانیہ کی وفات کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ پولیس کو یہ اطلاع بھی دی گئی ہے کہ کسی نے پاکستان ہاؤس کی متعدد کھڑکیاں توڑ ڈالی ہیں اگرچہ اس ضمن میں مکمل خاموشی اختیار کی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

تیونس کا مسئلہ پیرس میں زیر بحث نہیں آئیگا

لنڈن ۱۳ فروری۔ پاکستان کے مسٹر محمد اسد نے کراچی کی ان اطلاعات کی تردید کر دی ہے کہ پطرس بخاری کو تیونس کا مسئلہ سلامتی کونسل کے روبرو پیش کرنے کی ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ پطرس بخاری کو اسوقت تک کوئی اقدام کرنے کی ہدایت موصول نہیں ہوئی جب تک ۱۵ ایشیائی اور عرب ممالک یہ فیصلہ نہ کر لیں کہ فرانس اور تیونس کے تعلقات کے پیش نظر کیا کرنا چاہیئے انہوں نے اس خبر کی بھی تردید کر دی ہے کہ پطرس بخاری مصر کے نمائندوں اور بھارت کے مسٹر ملک پر مشتمل ایشیائی عرب کمیٹی نے حفاظتی کونسل کو بھیجنے کے لئے ایک نیا مراسلہ مرتب کیا ہے۔ (اسٹار)

ریڈیو پاکستان کی نئی سمندر پار کی سروس

لنڈن ۱۳ فروری۔ "بی بی سی" کی مانیٹرنگ سروس کا کہنا ہے کہ ریڈیو پاکستان نے ۹ فروری کو ۶۰۲۵ کیلو سائیکل پر سمندر پار کی جو نئی سروس شروع کی ہے وہ جہانتک برطانیہ کا تعلق ہے کامیاب نہیں ہو سکی۔ (اسٹار)

اینگلو مصری تعلقات کے متعلق اطلاعات پر پابندی

لنڈن ۱۳ فروری۔ یہاں کے سرکاری حلقوں نے صحافیوں کو بتایا ہے کہ اب سے اینگلو مصری تعلقات کے سلسلہ میں انہیں بہت کم معلومات مہیا کی جا سکیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ مذاکرات کے سلسلے میں عبوری نوعیت کی اطلاع سرکاری بیانات کی شکل میں دی جائے گی جس سے مبالغہ آمیز قیاس آرائی میں کوئی مدد نہیں مل سکے گی۔

میلکم میکڈانلڈ ہندوستان میں ہائی کمشنر بنائے جائیں گے؟

لنڈن ۱۳ فروری۔ مسٹر میلکم میکڈانلڈ کے متعلق جو آجکل جنوب مشرقی ایشیا میں برطانیہ کے کمشنر جنرل ہیں یہاں کے جاننے والے حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ وہ سر آرچیبالڈ کی جگہ مقرر کئے جائیں گے جن کے ہندوستان میں برطانوی ہائی کمشنر کے عہدہ سے ریٹائر ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

روس میں ضروریات زندگی کی گرانی

لنڈن ۱۳ فروری۔ ماسکو میں برطانیہ کے سابق سفیر کی اہلیہ لیڈی کیلی نے "لنڈن سٹار" میں آجکل روس میں ضروریات زندگی کی قیمتوں کی وضاحت کی ہے۔ لیڈی کیلی ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۱ء تک وہاں رہ چکی ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ روس میں راشن بندی صرف تنخواہوں سے متعلق ہے۔ ڈرائیوروں کو ۱۰۷ پونڈ ماہانہ تنخواہ ملتی ہے اور گھریلو ملازمین ۳۰ سے ۵۰ پونڈ تک لیتے ہیں۔ لیکن ایک اونی سوٹ کی قیمت ۱۲۵ پونڈ ہے۔ عمدہ جوتے ۲۶ پونڈ کے حساب سے فروخت ہوتے ہیں۔ شکر کی قیمت ۱۱ شلنگ فی پونڈ۔ مکھن ۳۳ شلنگ فی پونڈ اور ڈبل روٹی دو شلنگ ۷ پنس فی پونڈ ہے۔

نچلے طبقہ کی پیشہ ور عورتوں کے متعلق لیڈی کیلی رقمطراز ہیں کہ ان عورتوں کو طویل وقت تک روزانہ کام کرنا پڑتا ہے اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انہیں گھریلو کام کاج کے علاوہ گھر کے اخراجات کیلئے مزدوری بھی کرنی پڑتی ہے۔

انہوں نے روسیوں میں طبقاتی تقسیم اور اس کی وجوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ تمام باشندوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے اپنے علیحدہ گھر ہوں یا آزادی سے رہنے کے لئے ایک کمرہ ہی میسر ہو جائے۔ لیکن فی الحال یہ نعمت صرف چند خوش قسمت گروہوں کو حاصل ہے۔ جن میں فوجی خاندان۔ سپروائزر اور بڑے بڑے پیشہ ور لوگ شامل ہیں۔ (اسٹار)

جموں اور نواحی علاقے میں ابھی تک کشیدگی باقی ہے

مظفرآباد ۱۳ فروری۔ جموں اور نواحی علاقے میں ابھی تک کشیدگی پائی جاتی ہے۔ گذشتہ جمعہ کے روز ہزاروں ہندو مظاہرین اور مسلح پولیس میں زبردست جھڑپ ہوئی تھی اور اس میں دونوں طرف کے متعدد آدمی زخمی ہوئے تھے۔